نقش آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

صدر بش کی پاکستان آمد کے موقع پر

سینکڑوں بے گناہ قبائل، معصوم طلباء اور علماء کا وحشیانہ قتل عام

عالمی استعمار امریکہ کے صدر جارج بُش کی ۳؍مارچ کو پاکستان آمد کے موقع پر حکومت پاکستان نے حسب سابق اور حسب روایت وزیرستان میں ۴۵ سے زائد معصوم، بے گناہ اور نہتے شہریوں کو وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنا کر خونی صدر بُش کو خوش کرنے کا اہم تحفہ دیا۔ لیکن اس کے باوجود صدر بُش اور حامد کرزئی دونوں نے کابل میں مشترکہ پریس کانفرنس میں پاکستان کے اقدامات کو ناکافی قرار دیا اور اپنی ناراضگی کا برملا اظہار کیا۔ پھر ۴؍مارچ کو جب بُش پاکستان میں موجود تھے، حکمرانوں نے آقا کو مزید وفاداری کا ثبوت دینے اور خوش کرنے کے لئے اس موقع پر سینکڑوں معصوم طلباء، علماء اور پُرامن قبائلیوں کے خون کی ہولی میر علی اور میران شاہ شہر کی گلیوں، بازاروں اور محلّوں میں بیدردی کے ساتھ کھیلی گئی۔ اس موقع پر مدارس، مسجدیں اور کروڑوں روپوں کی جائیدادیں منہدم کردی گئیں۔ الغرض اپنے ہی عاقبت نااندیش حکمرانوں نے اپنے ہی عوام اور رعایا کی بیخ و بُن نکالنے کی کوئی خونی سعی نہ چھوڑی۔ لیکن اس خونی ''نذرانے'' کے باوجود جہنمی بُش نے ھل من مذید ہی کا تقاضا کیا اور جنرل مشرف پر مزید انتہا پسندوں کے خلاف سخت اقدامات کرنے کا دباؤ ڈالا۔

ستم ظریفی کی انتہا دیکھئے کہ اغیار کو خوش کرنے کیلئے اپنے ہی گھر اور اپنے ہی آنگن میں خون اور آگ کے دریا بہادیئے گئے اور دوسروں کے گناہوں کو ڈھانپنے کیلئے اپنے ہی دامن اور قُبا کے حصے بخرے کردیئے گئے۔ اور اپنی ہی عزت اور آبرو کے آبگینے چکنا چور کردیئے گئے اور اپنے ہی جسم کے دست و بازو کو کاٹنا شروع کردیا۔ قبائل جو پاکستان کی عزت و آبرو اور تحفظ و ناموس و غیرت و حمیت کے اَن مٹ نقوش ہیں، ان کی ساٹھ سالہ پاکستان کے ساتھ وفاداری اور حب الوطنی کو تار تار کردیا گیا۔ پہلے جنوبی وزیرستان کو فوج سے لڑایا گیا اور اب شمالی وزیرستان کو آگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا ہے۔ باجوڑ ایجنسی میں بھی امریکی افواج نے کھلم کھلا مداخلت کرتے ہوئے بمباری کرکے معصوم بے گناہ ۲۰ شہریوں کو اڑادیا۔ لیکن صدر بُش کی زبان پر اس افسوسناک واقعہ پر پاکستانی عوام کے لئے کوئی معذرت کے الفاظ نہیں تھے اور نا ہی پاکستانی حکومت کے ساتھ اس نے کسی قسم کا سیاسی، تجارتی اور دفاعی معاہدہ کیا۔ اس موقع پر صرف ڈانٹ ڈپٹ پاکستانی حکمرانوں کی کی گئی اور باقی سب کچھ ہندوستان کی جھولی میں پیش کردیا گیا۔ کیونکہ اس اَمر میں کوئی گنجائش نہیں کہ ہندوستان ایک صحیح جمہوری اور اصول پسند ملک ہے اور وہ کرائے کے سپاہی والا کردار بھی ادا نہیں

کر رہا۔ اسی لئے اس غیرت وحمیت اور شاندار جمہوری روایات کے بدلے میں ہندوستان کے ساتھ ایٹمی معاہدہ اور دیگر توانائی کے شعبوں میں بھی امریکہ نے کئی اہم معاہدے کئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صدر بُش کا دورۂ پاکستان حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ مارنے کے مترادف ہے۔ غیرت وحمیت کو محسوس کرنے اور دیکھنے کیلئے دنیا کے بازاروں میں اگر کوئی چشمہ دستیاب ہوتا تو بڑی سے بڑی قیمت ادا کر کے پاکستانی قوم اسے خرید لیتی اور اپنے کورچشم حکمرانوں کی آنکھوں پر چڑھاتی کہ اب تو اپنی اصل حیثیت کو پہچان لو۔ تم کب تک اپنے مظلوم ہم وطن بھائیوں کے خون کے نذرانے پیش کرو گے؟ اور کب تک دوسروں کی خوشنودی کیلئے اپنے گھر کو جلاؤ گے؟ قرآن کا واضح حکم ہے کہ یہود ونصاریٰ تم سے اس وقت تک خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ تم مکمل ان کی اتباع نہیں کرو گے اس وقت تک وہ تم سے راضی نہیں ہونگے۔ اگر تم سارے پاکستانیوں کو بھی شہید کردو تب بھی امریکہ اور اسکے حواری تم سے خوش نہیں ہونگے۔ اب بھی وقت ہے تم اپنی پالیسیوں کو درست کرو اور غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکو کہ یہی زندہ قوموں کا منشور اور وطیرہ رہا ہے۔ میران شاہ کے معصوم اور بے گناہ شہری اور مدارس کے نہتے علماء تو ہمیشہ کیلئے تاریخ میں امر ہو گئے۔ لیکن کل تمہیں تاریخ کس نام سے یاد رکھے گی؟ اس موقع پر پاکستان کی مذہبی، سیاسی جماعتیں بھی عنداللہ مجرمین کی صف میں کھڑی نظر آ رہی ہیں جو گونگے شیطان کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ جنہیں اپنے ہی طبقہ کے علماء طلباء کے قتل عام سے کوئی سروکار نہیں۔ اور وہ اس لئے سنجیدہ اقدامات اٹھانے سے قاصر نظر آ رہی ہیں کہ کہیں ان کا باقی ماندہ اقتدار مقررہ وقت سے پہلے ختم نہ کر دیا جائے۔ پھر خصوصاً وہ مذہبی جماعتیں اس قتل عام میں برابر کی شریک ہیں جنہوں نے جنرل مشرف کو مزید پانچ سال کا وقت دیا اور ان کے ماضی کے بھی تمام ظالمانہ اور غیر آئینی اقدامات کو آئین کا حصہ بنایا۔ طلباء وعلماء کے نام پر سیاست کرنے والے اور ان کے مقدس خون پر اقتدار حاصل کرنے والے کل روز محشر میں رسول اللہ ﷺ اور اللہ کے حضور کس منہ سے کھڑے ہوں گے؟ جمہوریت کے لئے تو ملین مارچ ہو سکتے ہیں لیکن وزیرستان کے حالات پر صرف اخباری بیانات سے کام لینا کہاں کی سیاست اور کہاں کا عدل وانصاف ہے؟ کیا ہم اللہ کے حضور اپنا یہ عذر پیش کریں گے کہ میرانشاہ، وانا اور باجوڑ فاٹا کے علاقے اور گورنر کے اختیارات میں تھے اسلئے ہم نے اس پر کوئی سنجیدہ احتجاج یا وہاں پر مداخلت نہیں کی۔ یہ سب فرضی حیلے بہانے ہیں۔ قوم ابھی ابھی ان بہروپیوں کا اصل چہرہ سینٹ کے الیکشن اور اس کے علاوہ دیگر موقعوں پر خوب دیکھ چکی ہے کہ اعلیٰ قیادت سے لے کر ادنیٰ ایم پی اے اور ایم ایم اے حکومت کے نفسِ ناطقہ ''معروف مفتی'' تک سب بِک گئے۔ کوئی ان میں سے پرچون فروش تھا تو کوئی تھوک فروش۔ حتیٰ کہ ضمیر اور ایمان کی دولت بھی اقتدار کی چوکھٹ پر یہ نیلام کر گئے۔ انہیں وزیرستان کے قتل عام سے کیا غرض؟ لوٹ مار کے یہی چند ماہ رہ گئے ہیں۔ پھر کہاں کا اقتدار اور کہاں کی سیاست۔...... قوم صرف اللہ سے رجوع کرے، مذہبی نام نہاد جماعتیں اور ظالم حکمران تو ان پر ترس نہیں کر رہی ہیں۔ لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ ظلم و بربریت کی سیاہ شب کے بعد صبح صادق ضرور ہوتی ہے۔ وقت کا یہ بہاؤ بھی بہر حال گزر جائیگا۔ یہ قرآن کا وعدہ ہے کہ حزب اللہ ضرور حزب الشیطان پر غالب آئیگی۔